خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات | 18۔ دسمبر 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
فون 213029

جلد 47-82 نمبر 282 | جمعرات 17 شعبان ۔ 1418ھ 18 فتح 1376ھش 18 دسمبر 1997ء

اعلان بابت التواء جلسہ سالانہ ربوہ 1997ء

امسال 26-27-28 دسمبر 1997ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست کی گئی تھی۔ لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی۔

اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے جلسہ سالانہ ربوہ 1997ء کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا (اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔) اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ (ان کو اس کا حاصل کرنا اتنی دور جا کر کس طرح نصیب ہو سکتا ہے۔) یعنی جو مجھ سے دور ہو۔ اس کی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، مگر یہاں انسان کو قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ جس قدر وہ دور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے

(ملفوظات جلد اول صفحہ 436)

دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) پس اے لوگو تم جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو جس کا چاہے دین اختیار کرو۔ دین ملک اختیار کرو یا اپنی انانیت کا دین اختیار کرو جس کی چاہو عبادت کرتے رہو تمہارا ہر فعل، تمہاری ہر عبادت، تمہارا اٹھنا بیٹھنا غیر اللہ کے لئے ہو جائے گا اللہ کے لئے نہیں ہوگا اور اس کا نتیجہ اس دنیا میں تم نہ بھی دیکھو اس دنیا میں اس کا نتیجہ لازماً نکالا جائے گا۔ (۔) یہ اپنی طرف سے سمجھتے ہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے کاروباروں پر قبضہ کر لیا ہے حکومت کے نمائندے ہیں جس طرح چاہیں قانون سازی کریں خدا کے نام پر جو چاہیں بنی نوع انسان کے ساتھ سلوک کرتے رہیں ہمیں کوئی بھی نہیں پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پوچھے جاؤ گے اور اس دنیا میں بظاہر تمہارے اعمال نتیجہ خیز ہو بھی جائیں تو آخرت میں تم ضرور گھاٹا پانے والے ہو گے اور اصل گھاٹا کھانے والا وہی ہے جس کا اپنا نفس گھاٹے میں ہو اس کے اہل و عیال گھاٹے میں ہوں اس کے پیچھے چلنے والے گھاٹے میں ہوں۔ یعنی یہ نتیجہ یوم القیامہ کو نکلے گا جس دن تم اپنے اعمال تبدیل نہیں کر سکو گے۔ یوم القیامہ کو نتیجہ نکلنا جو ہے یہ بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ دور کی بات کی جا رہی ہے مگر سزا میں سب سے بڑی بات ہے اگر اس دنیا میں بدی کا نتیجہ ساتھ ساتھ نکلے تو کئی انسان بدی سے ہٹ بھی سکتے ہیں مگر وہ لوگ جن کو پتہ ہی بعد میں چلے جب کہ امتحان کا وقت ختم ہو اور نتیجہ نکل آئے وہ بے چارے کیا کر سکتے ہیں۔ اور دنیا میں بھی امتحانات کے نتیجے جب نکلتے ہیں تو طالب علم بعض سر پیٹ کے بیٹھ جاتے ہیں مگر کچھ نہیں کر سکتے۔ پرچے دینے کا وقت ختم ہو گیا اب صرف اعلان ہو رہا ہے کہ کس نے محنت کی کس نے ذہانت سے کام لیا انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں چھٹی ہے جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو۔ (۔) گھاٹا کھانے والے تو وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو گھاٹے میں ڈال رہے ہیں اور پتہ

باقی صفحہ 7 پر

عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے گھٹنے کے جوڑ کی تبدیلی کا کامیاب آپریشن آغا خان ہسپتال کراچی میں ہو گیا ہے۔ درد کی شکایت ہے۔ اور تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے انہیں شفاء عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

عزیزم شمس الحق سیٹھی صاحب آف جہلم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5-12-97 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز کا نام قمر الحق سیٹھی تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ عزیز نومولود مکرم ضیاء الحق سیٹھی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر کا پوتا ہے اور سیٹھی فضل الحق صاحب کا پڑپوتا ہے۔ اور مکرم راجہ عبدالرشید صاحب ابن مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ عزیز کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالرشید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21-11-97 کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالحمید صاب سابق درویش قادیان حال منڈی بہاؤالدین کی پوتی ہے۔ اور مکرم محمد اسلم ایاز صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے سائرہ رشید عطا فرمایا ہے۔ بچی کی درازی عمر اور نیک صالحہ ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم لطف الرحمان صاحب عاجز آف کینیڈا کو 13 نومبر 1997ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچی کا نام صبیحہ" الرحمان لطینہ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا فضل الرحمان صاحب آف ٹورنٹو کینیڈا کی پوتی اور مکرم شیخ طاہر احمد ظفر ابن حضرت شیخ محمد احمد مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد (وفات یافتہ) کی نواسی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18 فتح 1376 ہش — 18 دسمبر 1997ء

خدا تعالیٰ سے پیار - بنی نوع سے ہمدردی

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کسی شخص کی کئی خوبیوں کا ذکر کرنے کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔ گویا کہ انسان اور پھر اچھا انسان ہونا واقعی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہوتا ہے کہ ہم نے کچھ خوبیاں تو گنوادی ہیں لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک اچھا انسان ہے تو اس میں بہت سی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں وہ ہر لحاظ سے اچھا فرد ہے۔ لیکن کیا ہم یہ جانتے ہیں کہ اچھا انسان کیا ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس سلسلے میں فرمایا ہے۔

"انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر انسان اولوالالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے نبی اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے"۔

گویا کہ جب ہم کسی کو انسان بلکہ اچھا انسان کہتے ہیں تو اس میں یہ دو باتیں لازمی طور پر پائی جانی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے پیار ہو اور دوسرے یہ کہ اسے انسانوں سے بھی پیار ہو۔ بنی نوع انسان سے اس کے دل میں اتنی ہمدردی کا جذبہ ہو کہ وہ ہر شخص کو اپنا بھائی سمجھے اور اس کی مشکل میں اس کے کام آنے کے لئے تیار ہو یعنی اس سے ہمدردی کرے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ سے پیار کا تعلق ہے وہ بھی دو طرفہ ہو تو نظر آسکتا ہے۔ اگر وہ خود اللہ تعالیٰ سے پیار کرے اور اللہ تعالیٰ اس سے پیار نہ کرتا ہو تو اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہو سکتے۔ انسان تو اپنی زبان سے کہہ سکتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے پیار کرتا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ سے پیار کا منطقی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے پیار کرے۔ اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ انسان اپنے اس دعویٰ کو عملی رنگ دے۔ یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے تو پیار کے جو تقاضے ہیں وہ پورے کرے۔ اس کی بات مانے۔ اس کے احکام پر عمل کرے۔ اس کی عزت اپنے دل میں بٹھائے اور اسے اس کی تمام صفات سے متصف سمجھے۔ اگر ایسا کرے تو پھر وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے۔ کیونکہ ایسے پیار کے اظہار سے اللہ تعالیٰ بھی اس سے پیار کرے گا۔ اور جب تک دونوں طرف کا پیار نہ ہو اسے حقیقی پیار نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح اس کے اچھا انسان ہونے کی علامت یہ ہونی چاہئے کہ وہ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرے۔ اور یہ دونوں باتیں ساتھ ساتھ چلنی چاہئیں۔ یعنی خدا تعالیٰ سے بھی پیار کرے اور انسانوں سے بھی پیار کرے۔ جب تک وہ ایسا نہ کرے اس وقت تک وہ حقیقی طور پر انسان بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ انسان ہونے کا مغز یہی دو باتیں ہیں۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر یہ دو باتیں نہ ہوں تو وہ ہزار دعویٰ کرے کہ وہ اچھا انسان ہے یا آپ اس کی کتنی ہی تعریف کیوں نہ کرے کہ وہ اچھا انسان ہے وہ اچھا انسان نہیں ہو سکتا۔ یہی ہو سکتا ہے کہ کسی میں ایک بات موجود ہو کسی میں دوسری بات۔ یعنی کوئی اللہ تعالیٰ کے پیار میں مگن ہو یا اپنے آپ کو مگن سمجھتا ہو اور بنی نوع انسان کی پرواہ نہ کرے۔ جس طرح بعض لوگ معاشرے کو چھوڑ کر جنگلوں میں چلے جاتے ہیں۔ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں کہ وہاں وہ خدا تعالیٰ سے پیار کا اظہار کریں گے۔ اس کی عبادت کریں گے۔ انہوں نے انسانوں کو چھوڑ دیا۔ اور اس طرح انہوں نے دو باتوں میں سے ایک بات کو ترک کر دیا۔ یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی پرواہ ہی نہ کرے۔ پیار تو در کنار، اور انسانوں سے ہمدردی کرے۔ وہ اسی کو اپنا مذہب سمجھے۔ اسی کو اپنا مسلک سمجھے کہ وہ انسانوں سے ہمدردی کرے گا۔ اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے بلکہ اس لئے کہ اس کا اپنا دل چاہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ انسانوں سے ہمیشہ ہمدردی کرنا اچھی بات ہے۔ تو اس طرح اس نے بھی انسان ہونے کا ایک پہلو ترک کر دیا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جب تک یہ دونوں عنصر اس میں پیدا نہ ہو جائیں اس وقت تک وہ انسان نہیں کہلا سکتا۔ اور اگر انسان نہیں کہلا سکتا تو اسے اچھا انسان کس طرح کہا جاسکتا ہے۔

پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص میں یہ یہ خوبیاں ہیں بلکہ وہ تو ایک اچھا انسان ہے تو اس کا حقیقی طور پر یہ مطلب ہونا چاہئے کہ وہ ایک ایسا انسان ہے جو اللہ تعالیٰ سے بھی پیار کرتا ہے اور بنی نوع انسان سے بھی پیار کرتا ہے اور یہ دونوں اُنس اس میں اس طرح گھل مل گئے ہیں کہ وہ اب ایک اچھا انسان نظر آنے لگا ہے۔

حضرت صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے انبیاء کی طرف دیکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا۔

"یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہ السلام کا وجود ہوتا ہے"۔

گویا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے کے لئے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ انبیاء کی طرف دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی زندگی کس طرح گذاری۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے کس طرح پیار کیا اور انسانوں سے کس طرح ہمدردی کا اظہار کیا۔ اگر ہم یہ نمونہ نہ دیکھیں تو ہمیں سمجھ ہی نہیں آسکتا کہ ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ اور کس حد تک جانا چاہئے۔

پس پہلے تو یہ بات سمجھ لینے والی ہے کہ اچھا انسان ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی محبت ہونی چاہئے اور بنی نوع انسان سے بھی اور دوسری یہ بات قابل غور ہے کہ اچھا انسان بننے کے لئے ہم جس نمونے کے محتاج ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ انبیاء میں پایا جاتا ہے۔ ہمیں ان کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئے ہمیں اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس طرح انہوں نے خدا تعالیٰ سے پیار کیا اسی طرح ہمیں بھی خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہئے۔ جس طرح انہوں نے بنی نوع انسان سے ہمدردی کی ہمیں بھی اسی طرح بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنی چاہئے۔ ایسا کرنے ہی سے ہم انسان کہلا سکتے ہیں اور اچھے انسان بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ایسا کر سکیں۔

دار و مدارِ زیست محبت ہے پیار ہے
اس جذبۂ خلوص پہ سب کچھ نثار ہے
اک دوسرے کے دل میں کشش کی ہے احتیاج
اور یہ کشش ہی سارے جہاں کا نکھار ہے
مل جل کے ہم خدا سے یہ جذبہ طلب کریں
عزّت بھی ہے اسی میں، اسی میں وقار ہے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کی اہمیت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب (وفات یافتہ) کی نسبت مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ان کی زندگی کے دن تھوڑے دن رہ گئے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں۔ بعد میں وہ ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ صرف استخواں باقی رہ گئیں۔ اور اس قدر دبلے ہو گئے کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے۔ کہ کوئی اس پر بیٹھا ہوا ہے۔ یا خالی چارپائی ہے۔ پاخانہ پیشاب اوپر ہی نکل جاتا تھا۔ اور بے ہوشی کا عالم رہتا تھا۔ میرے والد صاحب میرزا غلام مرتضٰی (وفات یافتہ) بڑے حاذق طبیب تھے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ اب یہ حالت یاس اور نومیدی کی ہے صرف چند روز کی بات ہے۔ مجھ میں اس وقت جوانی کی قوت موجود تھی اور مجاہدات کی طاقت تھی اور میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ میں ہر ایک بات پر خدا کو قادر جانتا ہوں اور در حقیقت اس کی قدرتوں کا کون انتہا پا سکتا ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں بجز ان امور کے جو اس کے وعدہ کے برخلاف یا اس کی پاک شان کے منافی اور اس کی توحید کی ضد ہیں۔ اس لئے میں نے اس حالت میں بھی ان کے لئے دعا کرنی شروع کی۔ اور میں نے دل میں یہ مقرر کر لیا کہ اس دعا میں تین باتوں میں اپنی معرفت زیادہ کرنی چاہتا ہوں۔

ایک یہ کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں حضرت عزت میں اس لائق ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے۔

دوسری یہ کہ کیا خواب اور (-) جو وعید کے رنگ میں آتے ہیں ان کی تاخیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟۔

تیسری یہ کہ کیا اس درجہ کا بیمار جس کے صرف استخواں باقی ہیں دعا کے ذریعے سے اچھا ہو سکتا ہے یا نہیں؟۔

غرض میں نے اس بناء پر دعا کرنی شروع کی۔ پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دعا کے ساتھ ہی تغیر شروع ہو گیا اور اس اثناء میں ایک دوسرے خواب میں میں نے دیکھا کہ وہ گویا اپنے دالان میں اپنے قدموں سے چل رہے ہیں اور حالت یہ تھی کہ دوسرا شخص کروٹ بدلتا تھا۔ جب دعا کرتے کرتے پندرہ دن گذرے تو ان میں صحت کے ایک ظاہری آثار پیدا ہو گئے۔ اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند قدم چلوں۔ چنانچہ وہ کسی قدر سہارے سے اٹھے اور سوٹے کے سہارے سے چلنا شروع کیا اور پھر سوٹا بھی چھوڑ دیا چند روز تک پورے تندرست ہو گئے۔

OOO

تعارف

اخبار احمدیہ - برطانیہ

اخبار احمدیہ برطانیہ کے شمارہ نمبر 6۔ جون 1997ء کے اردو کے ٹائٹل پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک مختصر تحریر رسالہ الوصیت میں سے دی گئی ہے۔ اس کا عنوان ہے "اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے" جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں چیزوں کا موازنہ کرنے سے ان کی اہمیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ یہاں ایک طرف تلخی اٹھانا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی گود میں آ جانا۔ تلخی کہاں تک جا سکتی ہے۔ کسی صورت میں بھی وہ زیادہ دور تک نہیں جا سکتی اور زیادہ تکلیف بھی نہیں دے سکتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی گود میں آ جانے سے انسان ہمیشہ کے لئے راحت محسوس کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بن جاتا ہے۔ پس ان دونوں باتوں کا موازنہ کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ واقعی تلخی اٹھالی جائے تاکہ انسان خدا کی گود میں آ جائے۔

اس کے بعد الفضل ربوہ کا ایک اقتباس پیش کیا گیا ہے جو 29۔ اپریل 1997ء کو شائع ہوا تھا۔ اس کا عنوان ہے "چندوں کی ادائیگی۔ بشاشت قلب کے ساتھ" چندوں کی اہمیت کے متعلق زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ جماعت خدا کے فضل سے ایک سو سال سے چندے ادا کر رہی ہے۔ اور چندوں کو ادا کرنا صرف روپوؤں کا اکٹھا کرنا نہیں بلکہ اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا اور اخلاص میں آگے سے آگے بڑھنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اس کے بعد محترمہ امتہ الباسط ایاز صاحبہ جو امیریو۔ کے۔ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز کی بیگم ہیں اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی صاحبزادی 'کا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے "تربیت کا آسان اور موثر ذریعہ۔ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل" حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل نے بچوں کو اور نوجوانوں کو خاص طور پر درست راستے پر لگانے کے لئے بڑا اہم کام کیا ہے۔ بڑے بھی اس سے بہت کچھ سیکھتے ہیں لیکن بچے اور نوجوانوں کے لئے راستہ متعین کرنے کے لئے تو یہ ادارہ بہت مفید کام کر رہا ہے۔ مجلس سوال و جواب کا عنوان ہے۔ "دیکھیں تھوڑی سی محنت سے کتنا بڑا انقلاب رونما ہوا۔" حضرت امام جماعت الرابع نے ایک مجلس سوال و جواب میں فرمایا:-

"کوئی شخص خدا کا سچا پرستار ہو ہی نہیں سکتا اگر خدا کی طرف منسوب ہو کر دوسروں کے خلاف نفرت کی تعلیم دے۔" حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بھی جماعت کو ایک نعرہ دیا تھا کہ نفرت کسی سے نہیں۔ محبت سب کے لئے۔

اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ لندن ریجن کی رپورٹ بھی پیش کی گئی ہے اور ٹوٹنگ میں ایک دعوت الی اللہ کی رپورٹ مکرم محمد اسلم صاحب خالد نے پیش کی ہے۔ اسی طرح نیو کاسل میں فیتھس آف فیتھس میں دین حق کی نمائندگی کے متعلق کے متعلق مکرم حفیظ الرحمان صاحب نے رپورٹ پیش کی ہے۔ اس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی کے رحلت فرمانے کا ذکر ہے اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی اور مجلس انصار اللہ برطانیہ کی اور اسی طرح لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی قرار دادیں شائع کی گئی ہیں یہاں پر اردو حصہ ختم ہو جاتا ہے۔

انگریزی حصے میں محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز کے ساتھ ایک اور نوجوان کی تصویر دی گئی ہے اور اس حصے کو مکرم امیر صاحب کے ایک انٹرویو سے شروع کیا گیا ہے۔ آگے چل کر دعوت الی اللہ اور تربیت کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطابات کے خلاصے دیئے گئے ہیں اور اس کے بعد چندوں کی ادائیگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتابوں کی اشاعت کا بھی ذکر ہے اور ایک خاص کتاب جو رشدی کے متعلق ہے اس پر تبصرہ کیا گیا ہے اسی طرح وقف نو اور لجنہ کے صفحات ہیں۔ ان میں وقف نو اور لجنہ کی خبریں ہیں اور اس کے بعد انصار کی خبریں دی گئی ہیں۔

1997ء میں اطفال ریلی جو 5 اور 6۔ اپریل کو ہوئی تھی اس کی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس میں ایک واک کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں پر اخبار احمدیہ کا انگریزی حصہ ختم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بلیٹین کے سلسلے میں تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور انہیں بہتر سے بہتر بلیٹین پیش کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (ن-س)

OOO

گذارش

ہمارے بعض کرم فرما الفضل کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں پروف ریڈنگ کی غلطیوں سے مطلع فرماتے رہتے ہیں۔ اگر آپ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین کے متعلق بھی خطوط یا مضامین کے ذریعے اظہار رائے فرمائیں تو یہ بات بھی ہمارے لئے بہت زیادہ ممنونیت کا باعث ہو گی۔

آپ کی تجاویز اور آپ کے مشوروں کے ہم ہمیشہ محتاج ہیں۔ اور ان میں سے جسے بھی قابل عمل سمجھتے ہیں اس پر عمل کر لینا ہم اپنی سعادت جانتے ہیں اگر اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کی کسی تجویز یا آپ کے کسی مشورے پر ہم عمل نہ کر سکیں تو مہربانی فرما کر درگذر فرمائیں۔ ہماری اپنی کئی مجبوریاں ہیں جو بیان نہیں کر سکتے اور بیان کئے بغیر احباب انہیں سمجھ بھی نہیں سکتے۔

لجنہ کالم

محنت کی عادت ڈالیں

7 نومبر 1953ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو خطاب فرمایا اس کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"ہمارے ملک میں محنت کی عادت نہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارے سارے کام خراب ہو جاتے ہیں۔ تم اپنے ایک صنّاع کے پاس جاؤ اور اسے ایک چیز بنانے کو کہو تو وہ اسے مثلاً آٹھ آنے میں بنائے گا۔ لیکن ایک یورپین کاری گر کے پاس جاؤ تو وہ وہی چیز ایک آنہ میں بنا دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انہوں نے محنت کی عادت ڈال کر اپنے ہاتھ کو تیز بنا لیا ہے۔ اس لئے ان کا مزدور جلدی کام کر لیتا ہے اور ہمارا مزدور دیر میں کام کرتا ہے۔

میں جب انگلینڈ گیا تو میرے ساتھ حافظ روشن علی صاحب بھی تھے۔ حافظ صاحب کی طبیعت میں مذاق تھا ایک دن وہ سنجیدگی سے مجھے کہنے لگے۔ کیا آپ نے یہاں کوئی آدمی چلتے بھی دیکھا ہے اب بظاہر اس کا جواب یہی ہو سکتا تھا کہ چلتے تو سارے ہی ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں کے متعلق یہ سوال آپ کو کیوں پیدا ہوا۔ لیکن میں ان کا مطلب سمجھ گیا۔ اور میں نے کہا کہ واقعی میں نے یہاں کوئی آدمی چلتے نہیں دیکھا۔ حافظ صاحب ہنس پڑے۔ اور کہنے لگے میں نے یہاں ہر ایک آدمی کو دوڑتے دیکھا ہے۔ اگرچہ وہ بھاگتے تو نہیں لیکن جب وہ چلتے ہیں تو ان کے پاؤں ہم سے تیز پڑتے ہیں۔ ہمارے ہاں اگر کوئی رستہ سے گزرتا ہے اور وہاں بھیڑ ہوتی ہے تو کہتا ہے "رستہ چھڈو اسیں اگے لنگناں اے" لیکن ان میں سے ہر ایک گزرتا جاتا ہے اور کسی کو اپنے رستہ سے ہٹانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

ہم نے ایک عمارت پر مزدوروں کو کام کرتے دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آگ لگی ہوئی ہے اور یہ لوگ اسے بجھا رہے ہیں۔ مزدور بڑی تیزی سے لوہا اور لکڑی لے جا رہے تھے لیکن یہاں مزدور اپنی سستی کی وجہ سے اس کام کو گراں کر دیتے ہیں۔ میں تو اس کا نقشہ اس طرح کھینچا کرتا ہوں کہ اگر کوئی مزدور کوئی چیز لینے جاتا ہے تو وہ اس طرح ٹوکری اٹھاتا ہے جیسے کسی کی کمر ٹوٹی ہوئی ہو۔ وہ ہائے کہہ کر ٹوکری اٹھاتا ہے اور پھر رینگتے رینگتے معمار تک پہنچتا ہے۔ اگر کوئی

باقی صفحہ (1) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب- سابق ناظم دار القضاء

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ

خاکسار 1961ء سے 1964ء تک بطور مربی سلسلہ نائیجریا میں مقیم رہا۔ ابتدائی چند ماہ تو جماعتوں کا دورہ کرتے گزرے۔ اس کے بعد میرا تقرر لیگوس میں ہو گیا۔ دورہ کے دوران میں اپنے کھانے کا انتظام مجھے خود ہی کرنا پڑتا تھا۔ جماعتی کاموں میں مصروفیت اور پھر مسلسل سفر میں یہ کام کوفت کا موجب تھا لیکن اس کے سوا چارہ بھی نہ تھا۔ لیگوس آنے پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے فرمایا کہ آپ کو کھانے کا خود انتظام کرنے میں دقت ہو گی آپ کھانا ہمارے ساتھ ہی کھایا کریں۔ میں نے عذر کیا کہ خاکسار آپ کے لیے تکلیف کا موجب نہیں بننا چاہتا۔ فرمایا کہ میں بیوی بچوں کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ جہاں چار افراد کے لیے کھانا پکتا ہے وہاں ایک کے اضافہ سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس طرح خاکسار نے محترمہ آپا سکینہ سیفی صاحبہ کے ہاتھ سے پکے ہوئے کھانوں کا حظ اٹھانا شروع کیا اور پھر یہ سلسلہ مسلسل چار سال تک جاری رہا(۔)

دیار غیر میں میرے لئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ کجا یہ کہ اپنے ہاتھ جلا کر انسان کو کچا پکا بے مزا کھانا میسر آئے اور کجا لذیذ اور متنوع کھانے پکے پکائے ملنے لگیں اور پھر عزت و تکریم کے ساتھ۔ دراصل یہ ایک رنگ کی مہمان نوازی تھی جو محترمہ آپا سکینہ سیفی صاحبہ اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے بلند اخلاق کی وجہ سے خاکسار کو نصیب ہوئی۔ انہوں نے خود تکلیف اٹھائی اور میرے آرام و احترام کا خیال رکھا۔ میری وجہ سے یہ خاندان کھانے کے وقت دو حصوں میں بٹ جاتا۔ طریق یہ تھا کہ محترم سیفی صاحب انکے بیٹے عزیز محمد اقبال صاحب اور خاکسار پہلے کھانا کھاتے اور بعد میں محترمہ بیگم سیفی صاحبہ اور انکی بیٹی۔ میں نے کئی دفعہ کہا کہ آپ سب اکٹھے بیٹھ کر کھایا کریں کیونکہ کھانے کے وقت سب افراد خانہ کا اکٹھے ہونا ایک خاص ماحول اور لطف پیدا کرتا ہے میری وجہ سے آپ کے لیے یہ بے لطفی ٹھیک نہیں۔ میں خوشی سے اکیلے کھا لیا کروں گا۔ میرے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ لیکن میرے اصرار کے باوجود یہ بات انہیں منظور نہ ہوئی فرماتے کہ یہ احترام کے خلاف ہے ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ پھر مزید اکرام یہ کہ عزیز محمد اقبال صاحب کو چار وقت سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی منزل میں مجھے یہ اطلاع دینی پڑتی کہ کھانا یا چائے تیار ہے۔ میں نے بہت کہا کہ آپ صرف گھنٹی دے دیا کریں میں کھانے کے لئے نیچے آجایا کروں گا۔ یہ بات بھی انہیں منظور نہ ہوئی کہ ان کے اخلاق کریمانہ اس کی اجازت نہ دیتے تھے۔ چنانچہ عزیز محمد اقبال صاحب صبح سات بجے کے قریب دوڑتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے، گیلری سے گذر کر میرے کمرہ میں پہنچتے اور کہتے:۔ Breakfast is ready اسی طرح دو بجے آکر اطلاع دیتے:۔ Lunch is ready عصر کے بعد آکر کہتے:۔ Tea is ready رات کے کھانے کے لیے بلانے آتے تو کہتے:۔

Dinner is ready

اس چار سالہ قیام میں عزیز نے یہ فقرے اتنی دفعہ میرے سامنے دہرائے کہ اب بھی جب لیگوس کا خیال آتا ہے تو مکرم محمد اقبال صاحب کے بچپن کی وہ معصوم صورت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اور ان کے یہ فقرے کانوں میں گونجنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احسن جزا عطا فرمائے۔

یوں تو ہر احمدیہ مشن ہاؤس میں مہمان نوازی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ نے مہمانوں کی خدمت اور ان کے قیام و طعام کے انتظام کو اپنے سلسلہ کی ایک شاخ قرار دیا ہے۔ تاہم لیگوس میں یہ سلسلہ وسیع تھا۔ کیونکہ ان دنوں یہ شہر نہ صرف نائیجریا مشن کا ہیڈ کوارٹر تھا بلکہ ایک لحاظ سے سارے مغربی افریقہ کا مرکز تھا۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس المربیان مغربی افریقہ تھے۔ گھانا، سیرالیون اور گیمبیا جانے والے اور وہاں سے پاکستان کی طرف واپس آنے والے مربیان لیگوس سے گزرتے تھے اور کئی کئی دن وہاں قیام کرتے تھے۔ ان کے لئے قیام و طعام کا انتظام محترمہ بیگم نسیم سیفی صاحبہ کو کرنا ہوتا تھا اور وہ پوری بشاشت اور خوش اسلوبی سے یہ فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔ مربیان لیگوس کے خوشگوار قیام کو یاد کرتے تھے۔

ان دنوں نائیجریا میں پاکستان سے بہت سے ٹیچر گورنمنٹ کنٹریکٹ پر گئے ہوئے تھے جو ملک کے مختلف حصوں میں متعین تھے اسی طرح ہندوستان سے بھی۔ یہ لوگ اکثر لیگوس آتے جاتے رہتے تھے۔ ان میں سے کئی تو ہمارے ملاقاتی مربیان اور ڈاکٹروں سے تعارف کی وجہ سے قیام کے لیے بھی مشن ہاؤس آجاتے تھے اور جو قیام کسی دوسری جگہ کرتے وہ بھی ایک دو وقت کا کھانا ضرور مشن ہاؤس میں آکر کھاتے۔ گویا مسلسل آمد و رفت رہتی۔ ان لوگوں کے لیے کھانے اور چائے وغیرہ کا انتظام وقت طلب امر تھا لیکن محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ خندہ پیشانی سے یہ سب کام کرتیں۔ کبھی ملال یا اکتاہٹ کا اظہار نہ ہوتا۔ آنے والا ہر شخص نیک اثر لے کر واپس جاتا۔ خصوصاً وہ لوگ جو بیوی بچوں کے ساتھ آتے تھے۔ وہ تو کچھ ایسے ان کے گرویدہ ہو جاتے کہ بار بار آتے۔ ان میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ خاندان بھی شامل تھے۔ اس سے دعوت الی اللہ کے مواقع پیدا ہوتے۔

1964ء کے وسط میں جب محترم مولانا نسیم سیفی صاحب معہ فیملی مستقل طور پر پاکستان واپس آنے والے تھے تو اس وقت خاکسار شمالی نائیجریا کے ایک بڑے شہر کانو (Kano) میں مقیم تھا۔ محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بھی ان دنوں وہاں احمدیہ کلینک میں خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ ہم نے مکرم سیفی صاحب سے درخواست کی کہ آپ کا جہاز کانو سے ہی گذرے گا کیا ہی اچھا ہو کہ وطن واپس جاتے ہوئے چند دن کانو میں قیام کریں۔ آپ نے یہ بات منظور فرمالی۔ کانو میں اس وقت کئی ایسے غیر از جماعت خاندان مقیم تھے جو لیگوس جا کر محترمہ آپا سکینہ سیفی صاحبہ کی مہمان نوازی کا حظ اٹھا چکے تھے۔ انہیں اس امر کا علم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور جب محترم سیفی صاحب اپنے اہل خانہ کے ساتھ کانو تشریف لائے تو انہیں خوش آمدید کہنے اور ان کی مہمان نوازی میں انہوں نے دلی مسرت سے حصہ لیا۔ عام دعوتوں کے علاوہ ایک پکنک بھی منائی گئی۔ یہ سب کچھ انہوں نے محض اس خیال سے کیا کہ وہ اس حسن سلوک کا کسی حد تک عملی اعتراف کر سکیں جس کے وہ احمدیہ مشن ہاؤس لیگوس میں مورد بنے تھے۔

خاکسار کے ساتھ تو غیر معمولی شفقت اور احسان کا سلوک رہا۔ نائیجریا میں مرطوب موسم بھی مجھے راس نہ تھا۔ اکثر نزلہ زکام ہو جاتا۔ ایسے مواقع پر بیماری کے لحاظ سے خوراک میں جو تبدیلی مناسب ہوتی وہ بخوشی کر دیا کرتیں اور بعض اوقات خود بھی علاج تجویز فرماتیں۔

پاکستان روانگی کے وقت مجھے فرمایا کہ آپ تو ابھی چند ماہ ٹھہر کر جائیں گے اپنے بچوں کے لئے میرے ہاتھ کوئی تحفہ بھجوا دیں۔ میں نے کہا کہ آپ کا اپنا سامان ہی بہت ہے۔ میں اس میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی ہمارے گھر تشریف لے گئیں۔ میرے بچوں اور بیوی کو تحائف دئے خیر و عافیت کی خبر دے کر انہیں تسلی دی اور پہلی ہی ملاقات میں ایسا تعلق قائم کیا کہ پھر بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا شروع ہو گیا۔ ہمارے ہاں جب بھی کوئی تقریب ہوتی تو اس میں ضرور شامل ہوتیں۔ ایک دفعہ میری بچی کے رخصتانہ پر تشریف لائیں تو تقریب کے اختتام پر محترم سیفی صاحب نے انہیں اندر پیغام بھجوایا کہ لوگ جا رہے ہیں۔ اب باہر آجائیں تاکہ گھر روانہ ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ لوگوں کو جانے دیں آپ آرام سے تشریف رکھیں۔ یہ ہماری اپنی بچی ہے۔ ہم تو بچی کو رخصت کرنے کے بعد ہی گھر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت جزائے خیر دے۔

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ اپنے اخلاق 'کردار' جماعتی خدمات اور خاوند کی اطاعت وغیرہ کے لحاظ سے بلند مرتبہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ زندگی میں بھی بلند درجات عطا فرمائے اور اپنی رضا سے نوازے۔ نیز محترم مولانا نسیم سیفی کا حامی و ناصر ہو اور ان کی اولاد کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

اس وقت مجھے لیگوس کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے۔ آخر میں اس کا بھی ذکر کرتا چلوں۔ ایک دفعہ نائیجریا کے چند تعلیم یافتہ نوجوانوں سے شادی کے بارہ میں دین حق کی تعلیم کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ مصر تھے کہ کامیاب ازدواجی زندگی کے لئے شادی سے قبل کورٹ شپ (Court Ship) ضروری ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ جس لڑکی کو شادی سے قبل نہ دیکھا ہو نہ اس سے بات کی ہی ہو شادی کے بعد اس سے محبت اور الفت ہو جائے۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے انہیں کئی طرح سے سمجھانے کی کوشش کی۔ آپ دلیل پر دلیل لاتے لیکن دوسری طرف میں نہ مانوں کی تکرار جاری رہی۔ آخر مولانا نے فرمایا کہ اور باتوں کو چھوڑیں میں آپ کو اپنا تجربہ بتاتا ہوں اور اپنی مثال پیش کرتا ہوں۔ فرمایا کہ میں نے شادی سے قبل اپنی بیوی کو نہ دیکھا تھا نہ اس سے بات کی تھی اور نہ انتخاب میں میرا کچھ دخل تھا لیکن رخصتانہ کے بعد جب پہلی دفعہ ہی میں نے اس کے چہرہ سے نقاب ہٹایا تو

There was a shining and glittering girl sitting in the bed.

میں ہزار جان سے اس پر فدا تھا اور پھر دن بدن ہماری باہمی محبت ترقی ہی کرتی رہی۔ اب ہم بڑھاپے کو پہنچ رہے ہیں لیکن ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے نتیجہ میں ہماری محبت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے اور بفضل خدا اہم نہایت کامیاب ازدواجی زندگی گذار رہے ہیں۔ ذاتی مثال کا ذکر کارگر ثابت ہوا اور نوجوان بہت متاثر ہوئے۔ اب وہ ظاہری چمک دمک کے ساتھ اخلاق اور کردار کی باطنی روشنی رکھنے والا وجود محترم سیفی صاحب کو داغ مفارقت دے چکا ہے۔ صدمہ یقیناً شدید ہے اور خصوصاً اس بڑھاپے میں جبکہ انسان ساتھی کے سہارے کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔ تاہم انہیں اس خیال سے تسلی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جب اس عارضی جدائی کا پردہ ہٹے گا تو بفضل خدا وہ اپنے ساتھی کی چمک دمک میں کئی گنا اضافہ پائیں گے۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

(عبادت) اصل میں دعا ہے (عبادت) کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ ہوتا ہے اگر (عبادت) میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں پیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کو بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے۔ کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن ربوہ

اچھی مائیں

(ماں جی عزیز بی بی صاحبہ)

جس طرح ماؤں کو اپنے بچے ہی سب سے پیارے ہوتے ہیں ایسے ہی سب کے لئے اپنی مائیں ہی اچھی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض مائیں واقعی ایسی ہوتی ہیں جو جملہ خوبیوں اور اخلاق حسنہ کے باعث سبھی کے نزدیک اچھی اور سب کو پیاری ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہماری ماں جی عزیز بی بی صاحبہ تھیں جو اسم بامسمّٰی اور واقعی ہر طبقہ مردوں عورتوں' بچوں' جماعت میں' برادری گاؤں میں امیر' غریب چھوٹا بڑا سبھی میں ہر دلعزیز تھیں۔

انیسویں صدی عیسوی میں چھ سات سال باقی تھے کہ قادیان سے 6/5 میل دور "پیرو شاہ" نامی گاؤں میں ایک متوسط زمیندار گھرانے میں بچی پیدا ہوئی۔ دو سال بعد لڑکا پیدا ہوا۔ بچی کا نام عزیز بی بی اور لڑکا عزیز دین کے نام سے موسوم ہوا۔ بچپن میں ہی بہن بھائی یتیم ہو گئے۔ اور اپنی خالہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ میاں کریم بخش صاحب چک نمبر121 ج۔ب (گوکھووال) ضلع لائل پور کے ممتاز گھرانے کے زیر کفالت آ گئے۔ چھوٹی عمر میں ہی بڑے خالہ زاد سے شادی ہو گئی۔ پیاری ماں جی کے بطن سے ہم چار بھائی اور تین بہنیں تولد ہوئے۔ اس وقت ہم دو بھائی و تین بہنیں بقید حیات و صاحب اولاد ہیں۔

میں محترمہ والدہ (ماں جی) صاحبہ کا سب سے چھوٹا بچہ ہوں۔ جو قادیان دارالامان میں پیدا ہوا۔ نام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے تجویز فرمایا اور حضرت اماں جان کی گود میں بیٹھ کر پیار کی سعادت پائی۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ 1920ء میں حضرت والد صاحب کے ساتھ ہی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پائی اور جماعت مقامی کے بانیوں میں شمار ہونے کا اعزاز نصیب ہوا۔ جماعت میں اول وصیت کرنے کا شرف حاصل کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے محترمہ اماں جی کو عطا فرمائی۔ آپ کا وصیت نمبر2244 تھا جبکہ والد صاحب کا2342 تھا۔ ان کے علاوہ اور کوئی جماعت میں موصی / موصیہ نہ تھے۔ ہر لحاظ سے ماں جی کو جماعت میں خاتون اول کا مقام حاصل تھا۔

ماں جی نے کسی مدرسہ میں تعلیم تو نہ پائی۔ گھر میں ہی ابتدائی اردو کی کتابیں پڑھیں۔ کلام اللہ ناظرہ سیکھا۔ مسائل سے خوبی آگاہ تھیں۔ پنجابی قصے "یوسف زلیخا" و سہ حرفی وغیرہ پڑھ لیتی تھیں۔

والد صاحب بسلسلہ سرکاری ملازمت باہر ہی رہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری ماں جی کے ذمہ رہی جسے آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق کے ساتھ احسن رنگ میں نبھایا۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم واقدار کا بھی پورا پورا خیال رکھا۔ کلام اللہ و عبادت الٰہی کے علاوہ ضروری مسائل سے آگاہی سب بچوں کے لئے لازمی تھی۔ الفضل کا باقاعدہ مطالعہ اور کتب سلسلہ کی لائبریری گھر میں موجود تھی۔

تعلیم یافتہ ہونے اور والد صاحب محترم کا سرکاری ملازم ہونے کی بنا پر ہمارا گھرانہ بابو گھرانا کہلاتا تھا۔

جماعت کے علاوہ غیراز جماعت افراد بھی کہتے تھے کہ اگر تہذیب سیکھنی ہے تو بابوؤں کے پڑوس میں رہائش رکھی جائے۔ یہ ساری ماں جی کی نیک تربیت و دودھ کی تاثیر تھی کہ اس گھرانے کے بچوں کی بھی گاؤں میں عزت کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ بڑے بزرگ بھی ہمارے سامنے گالی گلوچ ولغو باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔ ماں جی کے ان اوصاف حمیدہ و نیک تربیت کے ناطے ہمیں عزیز بی بی کی اولاد کے حوالہ سے پکارا جاتا تھا۔ ماں جی اپنی نیک خوبیوں و اخلاق حسنہ کے باعث ہی اسم بامسمّٰی ہر دلعزیز تھیں۔ کسی سے جھگڑا ناراضگی نہ تھی بلکہ محبت و پیار کا سلوک روا رکھتی تھیں۔ آپ کے اس حسن سلوک کی وجہ سے ہر کوئی آپ کا گرویدہ تھا جس کی مثال یوں ہے کہ غالباً 64ء میں جبکہ ماں جی کو وفات پائے قریباً بیس سال ہو چکے تھے۔ میں کئی سال بعد سندھ سے واپس آیا اور حسب معمول رشتہ داروں کے گھروں میں حاضر ہوا۔ محترم چاچا جان نمبردار صاحب کی بڑی ہمشیرہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ جو رشتہ میں میری پھوپھی تھیں اور والدہ محترمہ سے دو سال بڑی۔ مجھے پیار دیا اور والدہ کا نام لے کر کہ عزیز بی بی تو فرشتہ تھی۔ آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور گلوگیر ہو گئیں۔ سب ہم عمر ہمجولیوں کا یہی حال تھا۔

پیاری ماں جی تاحیات مستورات (لجنہ) کی نگران اعلیٰ رہیں۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیا۔ بیت الفضل لندن کی تعمیر کے لئے کانوں کی بالیاں پیش کیں۔ مقامی بیت الذکر 1937ء۔38 میں تعمیر ہوئی۔ اس سے قبل ہمارے گھر پر ہی عبادات اور اجلاس و دیگر تقریبات جماعتی ادا کی جاتی تھیں۔ انتظام و انصرام کی ذمہ داری و نگرانی ماں جی کے سپرد تھی۔ سارے گاؤں میں صرف ہماری ہی مردانہ و زنانہ بیٹھکیں تھیں۔ جو کافی بڑی و ضروریات مناسب رکھتی تھیں۔ گھرانہ بھی تعلیم یافتہ مہذب تھا۔ والد صاحب سرکاری عہدیدار' مہمان نوازی کے آداب سے بخوبی آگاہ۔ اس لئے سرکاری اہلکار ہوں یا سلسلہ کے کارکن ہمارے ہاں ہی مہمان ہوتے تھے۔ والدہ محترمہ نہایت خندہ پیشانی سے مہمان نوازی کا حق ادا کرتیں اور باقی افراد خاندان و بچوں کو بھی مہمانوں کی خدمت کی توفیق ملتی۔

والدہ محترمہ (ماں جی) کی پوری زندگی امتحانوں اور آزمائشوں کی طویل داستان ہے آپ ہر آزمائش میں ثابت قدم رہیں و سرخرو ہوئیں۔ ہمت اور صبر کا دامن تھامے رکھا اور اپنے رب کی رضا پر راضی رہیں۔ کبھی زبان پر حرف شکایت نہ آیا۔ صابرہ و شاکرہ رہیں۔

بچپن میں ہی ماں کا سایہ اٹھ گیا۔ یتیم چھوٹے بھائی کے ہمراہ خالہ کے پاس آگئیں۔ جو سخت گیر تھیں۔ بعد میں ساس بھی بنی۔ سخت گیر ساس کی بڑی ہمت و تابع رہ کر دل سے خدمت کی۔ ساری زندگی ماں جی نے سادہ پروقار اور فعال زندگی گزاری۔ گھر کے سبھی کام خود کرتی تھیں۔ کھانے پکانے کے علاوہ بھینسوں کا دودھ دوہنا' چارہ (گتاوا) ڈالنا۔ چرخہ کاتنا وغیرہ۔

ماں جی کی زندگی میں ہی والد صاحب نے دو مزید شادیاں کیں۔ تیسری شادی میری پیدائش سے چھ ماہ قبل کی۔ لیکن والدہ صاحبہ نے اسے صبر سے برداشت کیا اور کوئی شکایت کا کلمہ ادا نہ کیا۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی اپنے بچوں سے بڑھ کر پیار کا سلوک کیا۔

ہمارے گھرانہ میں ساس بہو یا بھابی وغیرہ نام سننے میں نہ آتا تھا۔ بلکہ ماں بیٹیوں والا معاملہ تھا۔

14۔ اگست 1934ء کو مجھ سے بڑا بھائی جو ہم میں سب سے صحت مند' خوبصورت و ذہین تھا۔ فرسٹ ڈویژن میٹرک کے ایک سال بعد 17 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اس نیک جواں عمر بیٹے کی وفات پر ماں جی نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کی۔

1945ء ہمارے گھرانہ کے لئے سخت ابتلاء و آزمائش کا سال تھا۔ پہلے نہایت شفیق و ہمدرد چچا بعمر 50 سال وفات پا گئے۔ اکتوبر 1945ء میں ہمارے سب سے بڑے نیک فطرت بھائی ماں جی کے نہایت تابع فرمان و سعید الفطرت بیٹے جو بی اے تھے اور محکمہ انہار میں ملازم۔ جھنگ مگھیانہ شہر میں ٹائیفائیڈ بخار سے وفات پا گئے۔ 32 سال کی عمر میں ایک بیوہ و تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے۔ اس عظیم صدمہ پر جبکہ سارا گاؤں اشک بار تھا۔ میری پیاری ماں جی نے مجال ہے کہ کوئی کلمہ بے صبری یا ناشکری کا کہا ہو۔

پیارے ماں جی اس عظیم صدمہ کو اپنے سینہ و دل میں چھپائے ایک سال تین ماہ کے بعد 2 دسمبر 1945ء کو ہم سب کو رلا کر اپنے مولاء حقیقی کے پاس 52 سال کی عمر میں حاضر ہو گئیں۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسے پہ اے دل تو جاں فدا کر

میں نے اس وقت میٹرک کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پیاری ماں جی کے درجات بڑھتے رہیں اور ہمیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اللہ کرے ایسا ہی ہو) پیارے ماں جی کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہے۔

> متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترک شر ہوتا ہے اور ایک افاضہ خیر۔ متقی ترک شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضہ خیر کو چاہتا ہے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

عزیزان شازیہ یونس' آسیہ یونس اور نوید شاہد لکھتے ہیں۔

انکل! اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی صحت والی اور کام والی زندگی عطا فرمائے آمین۔ آج کے جب قلم اٹھایا تو یہ خیال آیا کہ وقت ایک جیسا نہیں رہتا حالات کے ساتھ ساتھ سب کچھ بدل جاتا ہے اس دنیا میں جو آتا ہے وہ اپنی مقررہ مدت کے بعد خدا تعالیٰ کے پاس اپنے ابدی گھر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا جاتا ہے جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔

اسی طرح آپ کی بیگم صاحبہ کی وفات کا جب پڑھا تو بہت گہرا صدمہ پہنچا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ خالہ جان واقعی گراں قدر خوبیوں کی مالک تھیں اور بچوں کے ساتھ شفقت کا نظارہ جو ہم نے اپنے بچپن میں دیکھا تو اس کو ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے انکل شاید آپ کو یاد ہو کہ جب ہم چھوٹے بچے تھے تو ناصر آباد سے آپ کے گھر اخبار میں کچھ نہ کچھ شائع کرنے کے لئے دینے آیا کرتے تھے پھر آپ نے بچوں کا الگ کالم بھی شروع کیا جس میں ہمارے بہن بھائی کے بھی اشعار اور اقوال آتے تھے اور آپ ہمارے بنائے ہوئے اشعار کو بہت پسند بھی فرمایا کرتے تھے آپ سے ملاقات کر کے بڑا مزہ آیا کرتا تھا ہم بہن بھائی چونکہ بہت شرارتی ہوا کرتے تھے (اب بھی ہیں) مگر کم شرارتی رہ گئے ہیں جب آپ سے پہلی دفعہ ملاقات کے لئے گئے تو آپ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا پھر تو ہمیں آپ کے گھر آنے کا بہانہ ہی چاہئے تھا۔

اسی طرح ایک دن حسب عادت آپ کے گھر گئے تو خالہ جان نے بڑی شفقت سے اپنے پاس بٹھایا اور ہمارا پورا اتہ پتہ پوچھا پھر اٹھیں اور فریج سے سیب نکال کر کاٹے اور ہمیں دیئے اور بلاوجہ خوشی سے کہ ہم بچوں کے آگے سیب رکھے گئے ہیں ہماری ہنسی چھوٹ گئی پھر پوچھنے لگیں کہ بچو! آپ کو اتنی ہنسی کیوں آتی ہے اور خود بھی ہنسنے لگیں پھر کہنے لگیں آپ کے انکل صاحب کمرے میں بیٹھے کچھ لکھ رہے ہیں اور کسی کی جرات نہیں ہوتی کہ کوئی ذرا سا بھی شور کرے ہم پھر ہنس پڑے پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اب انکل سے بھی مل لو پھر ہم آپ کے کمرے میں گئے تو آپ نے فرمایا کہ آؤ بچوں کیسے آئے ہو میں نے اپنی سادہ سی نظم دکھائی تو آپ نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ شائع ہو جائے گی۔

پھر آپ نے اپنی بیگم صاحبہ سے کہا کہ بچوں کو "آنکھوں کی ٹھنڈک" کتابیں لا کر دیں آج بھی یاد ہے کہ آپ آہستہ سے اٹھیں اور دو کتابیں ہمیں دیں اور کہا بچو! ان کو پڑھنا اور یہ آپ کے لئے تحفہ ہیں خوشی خوشی ہم گھر آئے اور پڑھ کر دم لیا آج ہم سب گھر والے یاد کر رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ بچپن بھی کیا چیز ہے جو لوٹ کر کبھی واپس نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خالہ جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ انکل! اب ہم بڑے ہو گئے ہیں لیکن اپنے بڑوں کے لئے تو بچے ہی ہیں ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الباسط ایاز-لندن

تربیت کا آسان اور موثر ذریعہ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

جیسے جیسے دنیا ترقی کر رہی ہے نئی نئی ایجادات اور سہولیات سے ہمیں روزمرہ کے کاموں میں' سفر میں اور ملازمتوں میں آسانیاں اور مفید تجربات ہونے لگے ہیں۔ مختصر وقت میں زیادہ کام ہونے لگا ہے۔ زمانے کی تیز رفتاری کے ساتھ ساتھ چلنے میں مدد ملنے لگی ہے۔ مگر پھر بھی ہر شخص سکون قلب کا متلاشی نظر آتا ہے۔ مانا کہ سکول جانے میں پیدل نہ چلیں کار موجود ہے۔ کپڑے ہاتھ سے نہ دھوئیں مشین دھو دے گی۔ برتن بھی دھلے دھلائے مل جائیں گے۔ ہوم ورک کرنے کے لئے بچوں کی میز پر کمپیوٹر تو ہونا ہی چاہئے۔ پرنٹر بھی اور فوٹو کاپیاں بھی لے لیں گے لیکن کیا کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ان نونہالوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کون اور کیسے کرے گا۔ پچھلے وقتوں میں تو فیملی سسٹم بھی تھا۔ نانی دادی اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے بہت کچھ سکھا دیتی تھیں۔ پریوں اور علی بابا کی کہانیوں کے علاوہ بہادری اور مہمان نوازی کی کہانی سنا کر حاتم طائی اور شہنشاہوں کے قصے سنا دیا کرتی تھیں۔ اور بہت سے بڑی بزرگ خواتین خاص توجہ سے نبیوں اور ولیوں کی کہانیاں سنا سنا کر گویا بچوں کو دین حق کی تاریخ کا ابتدائی سبق دیا کرتی تھیں۔ میں آج بھی اپنی نانی اماں کو یاد کرتی ہوں انہوں نے مجھے قاعدہ تو پڑھا دیا۔ پہلا پارہ بھی پڑھا دیا مگر مجھے ترجمہ پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ کچھ زیادہ نہ بتا سکیں تو کہنے لگیں کہ جاؤ اب اپنے ابا جان حضرت مولانا ابوالعطا صاحب سے جا کر پڑھو۔ میں جس نے کبھی ابا جان کو ترجمہ پڑھتے یا پڑھاتے نہ دیکھا تھا جھٹ کہہ دیا کہ کیا ان کو آتا ہے؟ اس پر وہ بہت ہنسیں۔ اور میرے ابا جان کو کہا کہ دیکھیں آپ اس قدر مصروف ہوتے ہیں کہ آپ کی بیٹی کو پتہ ہی نہیں کہ آپ کو کلام الٰہی کا ترجمہ بھی آتا ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ یعنی معصومیت کہہ لیجئے۔ گویا مصروفیت اس زمانے میں بھی اور اب بھی والدین کی مصروفیت کچھ کم تو نہیں ہے۔ مگر میں آج آپ سب بہنوں کو بچوں کی تربیت کا آسان اور موثر طریقہ اور ذریعہ بتاتی ہوں۔ وہ ہے کہ آپ اپنے اخراجات سے رقم بچا کر یا بغیر بچائے قسطوں پر احمدیہ ٹیلی ویژن لگوا لیجئے۔ یہ احسان عظیم ہے جو خدا نے ہمیں اپنا ٹی۔وی چینل دے دیا ہے۔ آپ کو صرف اپنے بچوں کی ہی تربیت و تعلیم کے لئے نہیں بلکہ خود اپنے لئے خزانہ بہت سستے داموں مل جائے گا۔ جس سے آپ اپنے گھر میں برکت اور سکون پائیں گے۔ جونہی تلاوت کلام الٰہی کا آغاز ہو آپ خود بھی سب کام چھوڑ کر بلکہ اپنے کاموں کو اس طرح ترتیب دے لیں کہ تلاوت کا وقت ہو تو آپ فارغ ہوں۔ اپنے بچوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر سر پر ٹوپی یا دوپٹہ لینے کی تلقین کریں۔ خاموش رہیں اور غور سے سنیں پھر احادیث بھی ضرور سنیں اور بچوں کو سنائیں۔ اور اس روحانی ماحول میں آپ دیکھیں گی کہ کس طرح آپ کے بچوں پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ اس سے بہت اچھے اور نیک بچے بن جائیں گے۔ ان کے دل میں کلام الٰہی کا احترام پیار اور لگن پیدا ہو جائے گی۔ آداب سیکھیں گے اور سکون پائیں گے۔ نہ صرف یہی بلکہ اور بہت کچھ آپ گھر بیٹھے اپنے جگر گوشوں کو سکھا سکتی ہیں۔ ملک ملک کی سیر' معلومات اور رنگا رنگ پروگرام مختلف زبانوں میں پیش کئے جاتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے پروگرام' کلام الٰہی کی تشریح' درس کے عنوان سے ہوتا ہے۔ جو بنفس نفیس ہمارے پیارے آقا ارشاد فرماتے ہیں۔ اسی طرح حضرت صاحب نے ہومیو پیتھی علاج روحانی کا بیش بہا خزانہ ساری دنیا کو مہیا فرما دیا ہے۔ کوئز پروگرام مختلف ٹیموں اور مختلف شہروں سے آئے ہوئے بچوں کے ساتھ اور اس طرح کھیلوں اور سلائی کڑھائی اور پینٹنگ کے علاوہ درس و تدریس' زبانیں سکھانے اور درثمین کا صحیح تلفظ بھی سیکھ سکتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ سب سے بڑا اہم اور عظیم کام جو اس سیٹلائٹ کے ذریعے ہو رہا ہے وہ دعوت الی اللہ اور مختلف لوگوں کے سوالات اور ان کے تسلی بخش جوابات حضرت صاحب براہ راست دیتے ہیں۔ جو بیک وقت ساری دنیا میں سنے جاتے ہیں۔ اور اس طرح خطبہ کا مختلف سات زبانوں میں رواں ترجمہ بھی آپ سن سکتی ہیں۔ گویا کہ کوئی بھی عقدہ اب نہیں رہا جو وا نہ ہوا ہو۔

اور مختصر اپنی تحریر ختم کرنے سے قبل ایک بات کہتی چلوں کہ تربیت کے لئے آپ نے بہت طریقے سوچے ہوں گے۔ اور عمل پیرا ہوئی ہوں گی۔ مگر اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔ کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے پاکیزہ ماحول میں بہت کچھ خود بھی سیکھ جائیں گی اور اپنے بچوں کو بھی سکھا سکیں گی۔ (اللہ نے چاہا تو) پروگرام کی تفاصیل کے لئے الفضل انٹرنیشنل خریدنا نہ بھولئے گا۔ اور دعا تو ہمارا اصل سہارا ہے۔ اس سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششیں قبول فرمائے۔ اور اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب کرے اور ہم احمدیت یعنی دین حق کے نونہالوں کی تربیت کر کے سرخرو ہو سکیں۔ آمین

آپ کو یاد ہو گا کہ گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے کس قدر درد کے ساتھ سب ماؤں کو احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں اور خاص طور پر بچوں کے ساتھ حضرت صاحب کی کلاسوں اور سوال و جواب کے پروگراموں کو سننے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ہمیں اس بارہ میں بار بار یاد دہانی کروائی جا رہی ہے۔ ہم کیوں پیچھے رہ رہے ہیں۔ آئیں اور جلدی اس موثر اور بہترین تربیتی ذریعہ کو اپنے نونہالوں کی تربیت کے لئے آزمائیں۔

(ماخوذ از اخبار احمدیہ برطانیہ)

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا....)

12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)

1-00 (دن) شعری نشست۔

4-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے

6-00 (شام) خطبہ

7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات

8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے۔

12-00 (دن) سرائیکی پروگرام۔ (بالعموم ترجمہ خطبہ

1-00 (دن) میڈیکل میٹرز

8-00 (شب) بچوں سے ملاقات۔

اتوار

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)۔

1-00 (دن) مجلس عرفان

8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار

12-00 (دن) درس کلام الٰہی

4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

منگل

12-00 (دن) پشتو پروگرام۔

1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)۔

4-00 (شام) میڈیکل میٹرز۔

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس

11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز

10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)۔

11-30 (دن) یسرنا (-)۔

1-00 (دن) ہماری کائنات۔

4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)

11-00 (دن) بچوں سے ملاقات۔

11-30 (دن) یسرنا (-)

12-00 (دن) سندھی پروگرام۔ (ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت۔

4-00 (شام) المائدہ پروگرام۔

4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ :۔ روزانہ صبح 5 بجے' دن 11 بجے' شام 5 بجے' رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆○☆○☆○☆

بقیہ صفحہ 3

مزدور اینٹ اٹھاتا ہے تو پہلے پھوں پھوں کرتا ہے پھر دس گیارہ اینٹیں اکٹھی کرتا ہے۔ پھر آرام کرتا اور ستاتا ہے۔ پھر اٹھاتا ہے۔ اور جوں کی طرح چلتا ہے۔ اور دس بارہ منٹ میں مستری تک پہنچتا ہے۔ پھر مستری بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ لیکن ایک یورپین اتنے ہی عرصے میں دس دفعہ مستری تک چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مالک مزدور کو بہت زیادہ مزدوری دے دیتے ہیں۔

اسی طرح زمیندار ہیں۔ ہمارے ہاں جو پیداوار ہوتی ہے میں نے اس کا یورپ کی پیداوار سے مقابلہ کیا ہے۔ ہمارے ملک کی پیداوار میں اور یورپ کی پیداوار میں زیادہ فرق نہیں لیکن وہ مزدور کو دس روپے روزانہ دیتے ہیں اور ہمارے ہاں مزدور کو زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ روپیہ روزانہ ملتا ہے۔ گویا ایک یورپین مزدور ہمارے مزدور سے چھ گنے سے بھی زیادہ کما لیتا ہے۔ لیکن اتنی زیادہ اجرت دے کر بھی ان ممالک میں ہمارے ملک سے غلہ زیادہ سستا بکتا ہے۔ ماہرین زراعت سے میں نے اس کے متعلق گفتگو کی ہے کہ ان ممالک کی پیداوار ہمارے ملک کی پیداوار سے ڈیوڑھی ہے لیکن وہ اپنے مزدور کو دس روپے روزانہ دیتے ہیں اور ہم مزدور کو سوا روپیہ یا ڈیڑھ روپیہ دیتے ہیں۔ اتنا فرق کیوں ہے؟ لیکن ان میں سے اکثر مجھے یہ معمہ نہیں سمجھا سکے۔ اس کی اصل وجہ درحقیقت یہی ہے کہ وہاں مزدور زیادہ کام کرتا ہے اگر ہم یہاں سو ایکڑ پر دس مزدور رکھنے پر مجبور ہیں تو وہاں ایک مزدور ہی کام دے جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے ملک میں تین چار گنا تنخواہ زیادہ لینے کے باوجود وہ ہمارے ملک کے مزدور

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ستا رہتا ہے۔ یہ سب باتیں محنت کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ جب تم اپنا موٹو مقرر کرو گی تو اس پر غور بھی کرو گی۔ مثلاً یورپین ممالک میں کھانا کھڑے ہو کر پکایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں عورتیں بیٹھ کر کھانا پکاتی ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ہمارے ہاں جو کھانا پکانے کا طریق ہے اس سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ پھر اتنی پھرتی سے کام نہیں ہو سکتا۔ جتنی پھرتی سے کھڑے ہو کر کام ہو سکتا ہے۔ اس لئے یورپین ممالک میں کھڑے ہو کر کھانا پکایا جاتا ہے۔ اسی طرح کپڑے بھی کھڑے ہو کر دھوئے جاتے ہیں۔ اس طرح بہت کم وقت میں کام ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر اعضاء میں جو ڈھیلا پن بیٹھنے سے پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح کاڑھنے وغیرہ کا کام ہے۔ یورپین لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی چیز کتنی خوب صورت کاڑھی ہوئی ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز کتنے وقت میں کاڑھی گئی ہے۔ ان کے ہاں محنت اصل چیز ہے۔ اگر ایک عورت نے چار گھنٹے میں ایک اچھا پھول کاڑھا ہو اور دوسری عورت نے چار منٹ میں اس سے ادنیٰ پھول کاڑھا ہو تو وہ اس عورت کو ترجیح دیں گے جس نے وہ کام چار منٹ میں ختم کر لیا دوسری عورت سے جس نے چار گھنٹے میں کام ختم کیا۔

پس محنت ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر زور دینا اور اس کی عادت ڈالنا کیریکٹر میں ایک خصوصیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دین حق کے احکام پر غور کر کے بعض اور اخلاق بھی نکالے جا سکتے ہیں ان میں سے دو تین اخلاق کو لے لو اور انہیں اپنا موٹو قرار دے لو۔ پھر ہال میں 'کمروں میں' لائبریری کی کتب پر سکول کے رجسٹروں پر سب پر ان کی مہریں لگا لو۔ لباس پر بھی اسے بطور بیج لگا لو۔ گلے کے بٹن والے حصہ پر یا بازو پر کوئی جگہ متعین کر لی جائے اور وہاں اسے لگا لیا جائے تاکہ آہستہ آہستہ یہ کالج کا ایک مخصوص کیریکٹر بن جائے۔ اگر تم اس طرح کام کرو تو تم عملی طور پر بہت کچھ کر لوگی۔"

○○○

بقیہ صفحہ 5

ہمیں روشن مستقبل اور صالح رزق عطا فرمائے آمین۔

○○○

آپ کا خط ملا

مکرم مقصود احمد سپرا جاجو پور ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب (سلام)

خاکسار آپ کی صحت و عافیت کے لئے دعا گو ہے اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت دین کی توفیق احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق فرمائے۔

خاکسار کی ملاقات جدید پریس میں واقع الفضل کے دفتر میں ہوئی۔ وہاں خاکسار نے آپ زوجہ کی تعزیت کی۔ ان کا حضرت صاحب کے خاندان کے ساتھ بہت قریبی تعلق رہا ہے اور اخبار الفضل میں جب ان کا ذکر خیر ہوتا ہے تو بہت اوصاف حمیدہ کا ذکر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور اپنی قربت میں خاص جگہ عطا فرمائے اور آپ کو اور خاندان کے دوسرے افراد کو اس بڑے صدمہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار نے جب آپ کی ملاقات کا شرف پایا تو بہت پر خلوص اور جاذبیت رکھنے والے گفتگو اور مفید مشوروں سے فائدہ اٹھایا۔ خاکسار نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ میں نے ایف۔اے کیا ہے لیکن (B.A) کا امتحان نہیں دیا انگریزی کے بارے میں ذکر کیا تو آپ نے کہا کہ انگریزی لکھنے کی گرفت اچھی ہونی چاہئے اور انگریزی زیادہ سے زیادہ لکھنی چاہئے۔

ہمارا تو جی چاہتا ہے کہ بزرگوں کی باتوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ اور بزرگوں کی زیادہ سے زیادہ مجلس سنیں یہ ہمارے دل کی کیفیت ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے دینی علم میں بھی اضافہ ہو اور عربی زبان زیادہ سے زیادہ جانوں تاکہ دین حق کو سمجھا جا سکے۔

آخر پر آپ کی لمبی صحت اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

چلے گا قیامت کے دن (۔) خبردار یہ وہ نقصان کا سودا ہے جو کھلا کھلا نقصان ہے۔

آپ کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے اہل کو بھی اسی مسلک پر ڈالیں۔ جب غیر اللہ نے اپنے اہل کو اپنے مسالک پر ڈال لیا ہے تم اپنے اہل و عیال کی فکر کرو ان کو اپنے مسلک پر ڈالو اور نتیجے سے بے پرواہ ہو جاؤ کیونکہ قیامت کے دن تمہیں خسران مبین نہیں ہوگی بلکہ فوز عظیم حاصل ہو گی۔ قیامت کے دن تمہیں سب سے بڑی کامیابیاں عطا ہوں گی لیکن (ایمان والوں) کے ساتھ صرف قیامت کے وعدے نہیں اس دنیا کے بھی وعدے موجود ہیں۔

ساری تاریخ مذاہب پر آپ نظر ڈال کے دیکھیں یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کو دنیا میں (ایمان والے) ایسے نظر آئیں جو دنیا کے لحاظ سے مستقل گھاٹا کھانے والے ہوں ان کی تو دنیا بنتی ہی دین کی خاطر قربانیوں سے ہے۔ اب اس کی مثالیں آپ سامنے رکھیں تو آپ کو میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ ان کامیابیوں کی خاطر اپنے دین کو ڈھالیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیں اور یہ جو زائد نعمتیں ہیں یہ تو آپ کو ملنی ہی ملنی ہیں ان سے تو انکار ممکن ہی نہیں ہے لیکن ان نعمتوں کی خاطر اگر آپ نے دین کو ڈھالا تو آپ (دین کے لئے مخلص) نہیں رہیں گے۔ اس فرق کو میں نمایاں طور پر آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں کا میں ذکر کروں گا جن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اس دنیا میں نازل ہونے کا میں ذکر کروں گا یہ فضل (دین کے لئے مخلص ہونے) والوں کو ان کی ان نسلوں کی صورت میں بھی عطا ہوئے ہیں جو دین سے ہٹ گئے۔ یہ فضل اس دنیا میں بھی نازل ہوتے ہیں' ہوتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں روکتا اپنے ہاتھ نہیں بند کرتا اس کے ہاتھ کھلے ہیں اور وہ کھلے ہاتھوں سے مخلصین کی اولاد کو دیتا چلا جاتا ہے پھر ہر ایک اس میں سے اپنا جواب وہ ہے۔ مگر اگر آپ نے دین کو خدا کے لئے خالص نہ کیا' اس نعمت کی خاطر خدا کے حضور جھکے تو آپ کا دین بھی گیا اور آپ کی دنیا بھی رائیگاں گئی۔

(از خطبہ یکم اگست 1997ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز مرزا عطاء القدوس ثانی صاحب ابن مکرم مرزا محمد اکرم صاحب دار العلوم غربی ربوہ بعمر 8 سال کی کھیلتے ہوئے بازو ٹوٹ گئی ہے اپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم طاہر احمد ملک صاحب ٹھوکر نیاز بیگ کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں ہسپتال میں داخل رہی ہیں پہلے سے بہتر ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب زعیم انصار اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور چند دنوں سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امتہ الجمیل صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق اختر صاحب کا پیٹ کا اپریشن مورخہ 97-12-15 کو فضل عمر ہسپتال میں ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھ کر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ محترمہ سردار بی بی صاحبہ بنت محترم خوشی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وڑائچ صدر جماعت احمدیہ رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین کی والدہ ہیں بہت زیادہ بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت یابی و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ کلثوم ناصر صاحبہ زوجہ پروفیسر عبدالرحمان ناصر (وفات یافتہ) ٹی آئی کالج قادیان بعمر 80 سال مورخہ 97-12-11 کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ کو احمدیہ قبرستان ساہیوال میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کا خود ہی حامی و مددگار اور متکفل ہو۔

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا نے نئے سیشن میں مندرجہ ذیل فیلڈز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ (1) الیکٹریکل (2) مکینیکل (3) سول

فارم وغیرہ چار سو روپے کے عوض ادارہ سے یا 475 روپے کا منی آرڈر/ڈرافٹ ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم 22 دسمبر 97ء سے دستیاب ہوں گے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جنوری 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

○ احمدیہ ہوسٹل "دار الحمد" لاہور کے لئے ایک ہمہ وقت سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے ایسے احباب جن کو تعلیمی اور انتظامی تجربہ ہو۔ امیر ضلع / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کے طالب علم کا اعزاز

○ عزیز طاہر احمد غالب ابن حکیم محمد منور صاحب آف چک چٹھہ ضلع حافظ آباد نے امسال ایف اے کے امتحان میں 770 نمبر حاصل کر کے ڈسٹرکٹ جھنگ میں آرٹس گروپ بوائز میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ جھنگ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس منعقدہ 30- نومبر 1997ء میں عزیز موصوف کو جناب جسٹس منظور حسین صاحب سیال نے سند امتیاز اور نقد انعام سے نوازا۔

دعا ہے کہ یہ کامیابی عزیز موصوف کیلئے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

نمایاں کامیابی

○ امسال سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ فیصل آباد میں منعقد ہونے والے علمی و ادبی مقابلہ جات میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی مندرجہ ذیل طالبات نے نمایاں پوزیشنز حاصل کی ہیں۔

ا۔ عزیزہ فاطمہ خان نے انگلش تقریری مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

۲۔ عزیزہ صدف عابد نے اردو مباحثہ میں دوئم اور فی البدیہہ اردو تقریری مقابلہ میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ ان طالبات کو لاہور میں آئندہ ہونے والے انٹر بورڈ مقابلہ جات کیلئے منتخب کر لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان طالبات کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 17- دسمبر- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس (کام سے روکے گئے) سید سجاد علی شاہ کے خلاف سماعت کرنے والے 10 رکنی بنچ کے روبرو دلائل دیتے ہوئے سپریم کورٹ کے سینیئر وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ میں عدالت اور مختلف فوروں میں کئی بار اس بات کی نشاندہی کر چکا ہوں کہ آئین ناقابل عمل ہو چکا ہے۔ اسے فوری قابل عمل بنانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے کمیشن تشکیل دیا جائے۔ اس پر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ تشریح کر کے آئین قابل عمل بنائیں گے۔ یہ عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئین کی تشریح کرے۔ جب عدلیہ کی خود مختاری کا معاملہ آتا ہے تو اس کا مطلب پورا عدالتی نظام ہے۔ اس میں اعلیٰ اور ماتحت عدالتیں بھی ہیں۔ جسٹس صدیقی نے کہا کہ چیف جسٹس کے تقرر کا طریقہ کار واضح نہیں ہے۔ عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ جسٹس سجاد کے خلاف غیر آئینی سماعت ختم کی جائے۔

○ ملک کے صدارتی انتخاب کے لئے 29 امیدواروں نے کاغذات جمع کرائے ہیں۔ مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں کے امیدوار سینیٹر جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے اسلام آباد میں کاغذات نامزدگی جمع کرائے۔ لاہور میں 10 مختلف امیدواروں نے اپنے کاغذات چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو پیش کئے۔ ان میں فضل الرحمن لاہوری۔ راجہ سعید الزمان۔ رانا نیک محمد۔ ایم پی خان۔ ملک جاوید حسن۔ ملک ظفر اللہ نعمانی۔ مرزا محمود بیگ۔ رانا محمد عثمان۔ شہباز خان۔ اور میجر (ر) فیصل ناصر شامل ہیں۔ کوئٹہ میں مولانا محمد شیرانی۔ اور میر ظفر اللہ جمالی نے کاغذات جمع کرائے۔ پیپلز پارٹی کے امیدوار آفتاب شعبان میرانی ہیں۔ اور حکومتی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے متبادل امیدوار کیپٹن (ر) حلیم صدیقی ہیں۔ جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے تجویز کنندہ وزیر مواصلات محمد اعظم ہوتی اور تائید کنندہ رکن قومی اسمبلی غلام دستگیر خان ہیں۔ صوبہ سرحد سے کوئی امیدوار نہیں ہے۔ 20- دسمبر تک کاغذات واپس لئے جاسکیں گے اسلام آباد اور لاہور میں دس دس' کراچی میں 7 اور کوئٹہ میں دو امیدوار سامنے آئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف پنجاب کے جی ایم سید اور سیاست کے گورباچوف ہیں۔ ملک پر ون پارٹی' ون فیملی حکومت ہے۔ متفقہ صدارتی امیدوار نہ آیا تو الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے۔ برطرف ملازمین بحال نہیں ہوئے۔ مزید بے روزگار کرنے کا منصوبہ ہے۔ فروری میں عوام کی مدد سے سڑکوں پر آئیں گے۔

○ جسٹس (ر) رفیق احمد تارڑ کے بارے میں صدارتی امیدوار کی حیثیت میں فیصلہ ہونے کے بعد وزیر خزانہ سرتاج عزیز جنہیں مضبوط امیدوار سمجھا جا رہا تھا کہا ہے کہ انہیں پارٹی کا یہ فیصلہ ملک کے وسیع تر مفاد میں پوری طرح قبول ہے۔ ایک اور سرکاری شخصیت نے جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے صدر کے عہدہ کے لئے نامزدگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف کو فضل الٰہی مل گئے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے بارے میں کہا ہے کہ وہ پکے مسلمان ہیں۔ سچے پاکستانی' قابل اور ذہین انسان ہیں۔ وہ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ ان میں اچھے صدر کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ وہ قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے۔

○ جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے چیف جسٹس ہائی کورٹ کی حیثیت سے بے نظیر اسمبلی بحال نہ کی۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ میں شامل تھے جس نے نواز شریف کی حکومت بحال کی تھی۔ وہ 2- نومبر 1929ء کو گکھڑ منڈی کے گاؤں پیر کوٹ میں پیدا ہوئے۔ اکتوبر 74ء میں ہائی کورٹ کے جج بنے۔ دسمبر 89ء میں چیف جسٹس ہائی کورٹ اور جنوری 1991ء میں سپریم کورٹ کے جج بنے۔ انہوں نے جسٹس سجاد کو چیف جسٹس بنانے پر احتجاج کیا تھا۔ عطاء اللہ شاہ بخاری نے انہیں خادم ختم نبوت اور پانچواں بیٹا قرار دیا تھا۔ جسٹس (ر) رفیق تارڑ جنرل ضیاء کے مداحوں میں شمار ہوتے ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں ارکان اسمبلی ولی خان اور قیصر رحمان کی طرف سے پیش کردہ قرارداد پر بحث کرتے ہوئے ارکان اسمبلی نے کہا کہ ملک کا ہر محکمہ حتیٰ کہ عدالتیں تک کرپشن سے محفوظ نہیں ہیں۔ حکومت نے کرپشن کے خاتمہ کے لئے ٹھوس اقدامات نہ کئے تو شاید لوگوں کا اعتماد اسمبلیوں سے اٹھ جائے۔ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے۔ جاوید پراچہ نے کہا کہ انسداد بدعنوانی کا محکمہ سب سے زیادہ کرپٹ ہے۔ عدالتیں کرپشن کا گڑھ بن گئی ہیں۔ ناصر بلوچ نے کہا۔ کرپشن میں ڈاکٹر اور اساتذہ بھی مبتلا ہیں واپڈا کا حال بھی برا ہے۔

○ سروس موٹر گجرات کے قریب پاک فوج کے ایک لیفٹیننٹ ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ بار کے صدر عابد حسن منٹو نے ڈسٹرکٹ بار شیخوپورہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جج مل بیٹھے تھے۔ حکمرانوں نے صلح نہ ہونے دی۔ جب تک جمہوری حکومتیں عدلیہ کو محکوم بنانے کی کوشش کرتی رہیں گی۔ بحران پیدا ہوتے رہیں گے۔ جاگیرداری اور جمہوریت اکٹھے نہیں چل سکتے۔ حالیہ بحران کے دوران سپریم کورٹ میں ہونے والے فیصلوں کی حیثیت طویل عرصہ تک تذبذب کا شکار رہے گی۔ نواز شریف کے خلاف کیسوں کی سماعت روک دینے کی خوش فہمی میں مبتلا لوگ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک سائنس و ٹیکنالوجی میں مغرب کا حصار توڑ دیں۔ مغرب کی ہر دس لاکھ کی آباد میں 3 ہزار سائنس دان ہیں۔ سائنس میں ترقی کے بغیر ہم 21 ویں صدی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

○ قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی قومی اسمبلی کا بائیکاٹ جاری رکھے گی۔ سپیکر ایوان کو غیر جانبداری سے نہیں چلا رہے۔

○ ایک جائزہ کے مطابق پنجاب کی 7 کروڑ 50 لاکھ آبادی کے لئے صرف 53 ہزار بسیں ہیں۔ 3 لاکھ 87 ہزار افراد کے پاس کاریں ہیں۔ 9 لاکھ 85 ہزار 384 افراد کے پاس موٹر سائیکل ہیں۔ 12807 ٹیکسیاں ہیں۔ 19358 رکشے 23337 ویگنیں چل رہی ہے۔

○ امریکہ نے ایران سے صلح کی حامی بھرلی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایران سے بات چیت ہو۔ بشرطیکہ وہ ایماندارانہ اور خلوص پر مبنی ہو۔

○ اسرائیل 42 یہودی بستیاں ختم کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کے نمائندہ نے کہا ہے کہ طالبان کے سینکڑوں قیدیوں کو گڑھوں میں پھینک کر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ جلانے کے لئے ہینڈ گرینیڈ استعمال کئے جاتے تھے۔ بعد میں گڑھوں پر بلڈوزر چلا دیئے جاتے تھے۔ کل 9 گڑھے استعمال کئے گئے۔ ہر گڑھے میں 100 نعش سما سکتی تھیں۔

○ یورپی یونین میں شمولیت کے مسئلہ پر امریکہ نے ترکی کی حمایت کر دی ہے اور کہا ہے کہ ترکی یورپ کا حصہ ہے۔ شامل نہ کرنے کا فیصلہ قابل مذمت ہے۔ یورپی یونین اور ترکی میں اختلافات دور کرانے کے لئے تیار ہیں۔

○ تاجکستان کا ایک طیارہ شارجہ سے 20 کلو دور صحرا میں تباہ ہو گیا۔ ہلاک ہونے والے 85 افراد میں سے 50 کی نعشیں مل گئی ہیں جن میں 8- امریکی بھی ہیں۔

○ ایران میں اسلامی انقلاب کے رہنما ابراہیم مہدوی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتاری مذہبی لیڈروں کے درمیان اقتدار کی کشمکش کا نتیجہ ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے
حضرت صاحب کے
خطابات

احباب جماعت کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان 1997ء کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے افتتاحی اور اختتامی خطابات لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ احباب پروگرام نوٹ فرمالیں۔

افتتاحی خطاب 18 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت)

اختتامی خطاب 20 دسمبر تین بجے سہ پہر

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212500

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) 250/-
20 گرام -/30، 60 گرام -/90، 100 گرام -/150 روپے
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

مشروم کی کاشت
مشروم جسے اردو میں کھمبی کہتے ہیں بے پناہ غذائی اجزاء پر مشتمل لذیذ سبزی ہے۔ ہلڈ پریشر ول کے امراض اور موٹاپے کے لئے یکساں مفید ہے کھمبی کی کاشت کے لیے پاکستان میں نومبر اور دسمبر کا موسم نہایت سازگار ہے۔ یہ گھر میں کسی فالتو کمرے یا شیڈ کے نیچے یا وسیع پیمانے پر پولٹری شیڈ کے اندر آسانی سے کاشت کی جاسکتی ہے نہایت منافع بخش فصل ہے۔ بیج کے حصول اور دیگر اہم معلومات کیلئے جلد رابطہ کریں۔
[illegible]
ریناز انٹرپرائزز سول ڈسٹری بیوٹر برائے مشروم سپان اینڈ کمپوسٹ۔
10 شوکت پلازہ آئی 10 مرکز سوہنی روڈ اسلام آباد فون 441265 فیکس 454964